بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید الاضحی...... اور اس کے تقاضے

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین

دین اسلام لامحدود خوبیوں کا مجموعہ ہے اس کے ہر عمل میں خیر کا پہلو نمایاں ہے اور ہر کام میں انفرادی اور اجتماعی مفادات کو مد نظر رکھا گیا ہے اور عمل کرنے والے سے دین کا تقاضا بھی یہی ہے۔ دوسرے لفظوں میں دین اسلام خیر خواہی' ایثار' قربانی' اخوت و محبت' بھائی چارے' دوسروں کی غم گساری اور ہمدردی کا نام ہے۔

ارکان اسلام پر ہی غور کیا جائے ایک طرف یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اس کی کبریائی کا اعتراف ہے اس کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار ہے تو دوسری طرف انہی عبادات کے ذریعے ہمیں اجتماعی ملاقات اور باہمی گفتگو کا موقعہ ملتا ہے ایک دوسرے کے دکھ سکھ اور ضروریات کو جاننے کا موقعہ بھی فراہم ہوتا ہے۔

نماز اللہ کی بندگی اس کی حمد وثناء اور بندے کے لئے طلب حاجات کا بہترین ذریعہ ہے لیکن اس کے ساتھ اجتماعی معاشرتی زندگی کا بہترین نمونہ بھی...... جس میں اہل محلہ پانچ وقت میں جمع ہوتے ہیں جہاں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوتے ہیں وہاں آپس کے میل جول سے ایک دوسرے کو قریب سے جاننے' دکھ درد بانٹنے اور ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہونے کا موقعہ میسر آتا ہے گویا نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے لیکن اس کے ساتھ اس کے بندوں میں خیر بانٹنے کا ذریعہ بھی ہے۔

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ایک راز ہے۔ رب کائنات خود فرماتے ہیں۔ "الصوم لی وانا اجزی بہ" لیکن روزہ دار روزے کی حالت میں جن مراحل سے گزرتا ہے اور جس انداز سے اس کی تربیت کرتا ہے۔ اس کا اجتماعی زندگی پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اسے دوسروں کی تکالیف کا احساس ہونے لگتا ہے۔ بھوک اور پیاس

کی شدت کا احساس ہوتا ہے اور صبر و قناعت کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے۔

حج مالی اور بدنی عبادت کا مجموعہ ہے۔ انسان اپنا بہترین مال خرچ کر کے اس عظیم فریضہ کی ادائیگی کیلئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔ اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی جستجو کرتا ہے اور ان تمام اوامر اور و نواھی کی سختی سے پابندی کرتا ہے۔ اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرتا ہے اور اجتماعی زندگی میں اپنی تربیت اس نہج پر کرتا ہے۔

فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج

گویا حج بھی محض عبادت ہی نہیں بلکہ باہمی اخوت و محبت کے اظہار کا بہترین موقعہ ہے۔ اسی طرح مسلمان جب عید الاضحیٰ کے موقعہ پر لاکھوں کی تعداد میں قربانیاں کرتے ہیں۔ تو یہ محض ایک رسم کی ادائیگی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد کی تجدید ہوتی ہے کہ یہ محض ایک جانور کی قربانی نہیں بلکہ میں' میرا مال' میری اولاد اللہ کے حکم کی تعمیل میں قربان ہو سکتی ہے۔ قربانی کی اصل روح بھی انسان کے اندر تقویٰ کی آبیاری ہے کہ اس میں یہ تصور پیدا ہو جائے کہ جانور کو ذبح خود کیا' خون زمین پر بہہ گیا اور گوشت خود کھالیا۔ آخر وہ کیا مقاصد ہیں جو اس سے حاصل کرنے ہیں۔ غور کرنے پر معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ جو دلوں کے بھید بہتر جانتا ہے محض نیت صالحہ کا متقاضی ہے۔ اگر اس عزم کے ساتھ ذبح کیا کہ اللہ راضی ہو جائے اور عہد کی تجدید کر لی ہے۔ کہ یہ تو معمولی نذرانہ ہے۔ دین اسلام کو ضرورت ہوئی تو میرا مال میری جان اور میری اولاد بھی قربان ہو سکتی ہے تو پھر سمجھ لینا چاہیے کہ وہ مراد پا گیا۔ کیونکہ

ان صلاتی و نسکی و محیای مماتی للہ رب العالمین اور لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے ایثار قربانی کے دائرے کو وسیع کریں عالم اسلام اس وقت جن مسائل سے دوچار ہے اور مسلمان جس آزمائش سے گزر رہے ہیں۔ جبکہ بوسنیا میں صلیبی جنگ کا آغاز ہو چکا ہے' کشمیر میں خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ افغانستان اور یمن میں بدترین خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ برما اور فلپائن میں مسلمان مصائب سے دوچار ہیں۔ ایسی صورت میں عید الاضحیٰ ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم دین اسلام اور اہل اسلام کی عزت و آبرو اور ان کے ایمان کے تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور ایسا سامان

پیدا کریں جس سے غلامی کی زنجیریں ٹوٹ جائیں اور اہل اسلام نہ صرف آبرومندانہ زندگی گزار سکیں بلکہ کسی کو ان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ ہو یہ سب کچھ تب ممکن ہے جب ہم عیدالاضحیٰ کے تقاضوں کو جان لیں کہ یہ محض ایک جانور کی قربانی نہیں بلکہ یہ تو اس بات کا عہد ہے کہ ہم اللہ کی رضا' اسلام اور اہل اسلام کے تحفظ کے لئے سب کچھ نچھاور کرنے اور قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ یہی قربانی کا فلسفہ ہے اور یہی اسکی روح بھی!

وما توفیقی الا باللہ